اناجیل

اور

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

مرتبہ

اسلامی مشن (سنت نگر) لاہور۔ پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

افسوس ہے کہ عیسائی پاکستان میں مذہبی آزادی کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے اسلام اور اس کے بانی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر حملہ کرنے سے نہیں چوکتے وقتاً فوقتاً ایسے پمفلٹ شائع کرتے رہتے ہیں۔ جن سے اسلام کی کمتری مطلوب ہو اور عیسائیت کی افضلیت ظاہر ہو۔

۱۹۷۳ئہ میں اسی قسم کے تین رسالے چھپنے پر بڑا ہنگامہ ہوا۔ آخر کار عیسائی پبلشر مسمی مسٹر ایچ بخت نے تحریری معافی مانگی ورنہ حالات نہایت خطرناک رُخ اختیار کر لیتے۔ خیال تھا کہ عیسائی اس واقعہ کے بعد سبق حاصل کریں گے مگر افسوس ہے کہ انہوں نے یہ کام ایک کھیل سمجھ رکھا ہے۔

اسلامی مشن کو سیالکوٹ کے مسٹر برکت اے خان نے جو وہاں ایک پادری ہے۔ تین رسالے بھیجے ہیں:۔

۱۔ محرفون الکلم ۲۔ اصلی انجیل ۳۔ ہمارا نبی

ان کا مقصد وحید یہ معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیت کی برتری اور اسلام کی کمتری ثابت کرے۔ عوام کو گمراہ کرے۔ ان پڑھ عیسائیوں کے دل میں اسلام کے خلاف نفرت پیدا کرے اور انہیں عیسائیت پر راسخ کرے۔ اس رسالہ میں ان تینوں کا

مختصر جواب حاضر ہے۔

رسالہ نمبر ایعنی بحر فنون الکلام میں یہ لکھا گیا ہے کہ "توریت و انجیل میں بالکل کوئی رد و بدل نہیں ہوا۔ جو ایسا کہتا ہے نافرمان ہے۔ اور بدعہد ہے۔ زبان سے کہہ دینا کہ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ سچے تھے ان کی کتابوں کے اندر ہدایت اور نور ہے مگر ان کی تعلیمات پر عمل نہ کرنا یہ خدا کے احکام سے منہ پھیرنا اور عہد کر کے اس سے پھر جانا ہے۔" صفحہ ۶ ملاحظہ ہو کتنی دیدہ دلیری ہے کہ مسلمانوں کو بدعہد اور نافرمان بنایا جا رہا ہے۔

اسلامی مشن اپنے رسالہ ناسخ و منسوخ میں تحریف کے متعلق مفصل جواب دے چکا ہے۔ یہ رسالہ ایچ بخت کے شائع کردہ تین رسالوں کے جواب میں لکھا گیا تھا۔ اس کو پڑھیئے اور نور حاصل کیجیے۔

یہ تو قرآن کریم کا اعجاز ہے کہ چودہ سو سال ہوئے۔ بائیبل میں تحریف کے متعلق قرآن کا اعلان ایک معجزہ ہے۔ آج چودہ سو سال کے بعد عیسائی محققین کو اقرار ہے۔ کہ واقعی اس میں تحریف ہوئی ہے

(۱) ان لوگوں میں ایسے لوگ (یہود و مسیحی) بھی ہیں۔ جو کلام اللہ کو سن کر عقل و علم والے ہوتے ہوئے پھر

بھی بدل ڈالتے ہیں"۔

(۲) (یہود و نصاریٰ) کلام اللہ کو اس کی جگہ سے بدل ڈالتے ہیں۔ جو ان کو نصیحت کی گئی تھی اس کا ایک حصہ بھول گئے (۵ ہـ)

(۳) اور فرمایا جو اپنے تئیں نصرانی کہتے ہیں۔ ہم نے ان سے بھی عہد لیا تھا۔ انہوں نے بھی اس کا بہت بڑا حصہ فراموش کر دیا۔ جو انہیں نصیحت کی گئی تھی۔ تو ہم نے بھی ان میں الجھن بغض و عداوت ڈال دی جو قیامت تک رہے گی (المائدہ ۱۴)

(۴) انہوں (عیسائیوں) نے خدا کو چھوڑ کر اپنے علماء اور مشائخ کو رب بنا رکھا ہے۔ اور مسیح ابن مریم کو بھی۔ حالانکہ انہیں صرف یہ حکم دیا گیا تھا کہ فقط ایک معبود برحق کی عبادت کریں۔ جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں (سورۃ توبہ ۳۱)

تمام دین یہودیت اور عیسائیت منسوخ ہو گئے

اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اے عمر میرے سامنے تو تورات پڑھتا ہے۔ خدا کی قسم اگر خود صاحب توریت یعنی حضرت موسیٰؑ زندہ ہوتے تو ان کو بھی میری پیروی کے سوا چارہ نہ ہوتا"۔ بالفاظِ دیگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے باقی دین ختم ہو گئے۔

موجودہ انجیل کے متعلق عیسائی علمائے بیان کہ یہ الہامی نہیں !!

۱- مرقس کی انجیل :-

سدرلینڈ ایک انگریز عالم لکھتا ہے۔ سب سے قدیم انجیل مرقس کی ہے اس کی تاریخ تحریر انہوں نے ۸۰ء عیسوی بیان کی ہے۔

پے پس ایک اور عیسائی عالم لکھتا ہے :" مرقس نے پطرس کے مترجم کی حیثیت سے حضرت مسیح کے تمام اقوال و افعال جمع کئے۔ اس نے نہ تو انہیں اپنے آقا سے براہ راست سنا تھا نہ ان کی پیروی کی تھی بعد میں وہ پطرس کے پاس گیا جس نے خود ہی تعلیم کو سامعین کی ضرورت کے مطابق ڈھال لیا تھا وہ حضرت مسیح کے الہام کو بالترتیب بیان کرنے کا بھی کوئی ارادہ نہیں رکھتا تھا۔

اسکندریہ کا کلیمنٹ پادری لکھتا ہے " یہ انجیل پطرس کے علم میں تھی۔ لیکن اس نے اس دستاویز کی تائید نہیں کی "

۲- متی کی انجیل

عہد نامہ جدید میں پہلی انجیل متی کی ہے۔ سکاٹ لینڈ کے چرچ کے ریورنیڈ سومروائل نے اس طرح حقیقت بیان کی :

" یہ انجیل کسی غیر معروف مؤلف نے ۸۰ عیسوی میں تالیف کی۔ یہ ایسے ذہن کی پیداوار ہے جو یہودیت اور عہد نامہ عتیق میں دل چسپی رکھتا ہوگا "

پادری ڈمیلو صاحب جو بہت بڑے انجیلوں کے مفسر ہوئے ہیں۔ لکھتے ہیں :- (۱) اناجیل کے لکھنے والے یسوع مسیح کے اقوال کو یونانی میں لکھتے ہیں حالانکہ وہ غالباً اکثر ارامی زبان میں گفتگو کرتا تھا (۲) متی کا اس انجیل کو بڑہ

راست لکھنا بعید از قیاس ہے (۳) ابتدائی عیسائی بزرگوں کی عبارات اور حوالجات کے علاوہ قریباً چار ہزار نئے عہد نامہ کے یونانی نسخے موجود ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ اختلافِ عبارات بہت زیادہ ہے۔

۳ - لوقا کی انجیل

یہ تیسری انجیل ہے۔ پادری سومروائل کے خیال میں اس کی تاریخِ تحریر ۸۰ عیسوی کے قریب معلوم ہوتی ہے۔" اے معزز تھیفیلس! میں نے بھی مناسب جانا کہ سب باتوں کا سلسلہ شروع سے ٹھیک ٹھیک دریافت کر کے ان کو تیرے لئے ترتیب سے لکھوں۔ تاکہ جن باتوں کی تعلیم تو نے پائی ہے۔ ان کی پختگی تجھے معلوم ہو جائے۔" (لوقا ۱-۴)

ڈاکٹر زیڈ اپنی کتاب عہد نامہ جدید کے ماخذ میں اس نتیجے پر پہنچا ہے:۔

"یوحنا کی انجیل تو ابھی لکھی ہی نہیں گئی تھی اور یہ بھی یقینی نہیں کہ لوقا متی کی انجیل سے باخبر تھا۔ لہٰذا مرقس کی انجیل ہی اس کا ماخذ ہے۔ لوقا نے کہیں بھی انجیل لکھنے کا دعویٰ پیش نہیں کیا ہے۔ اس کا دعویٰ یہ بھی نہیں کہ اس کی تحریر الہام کا نتیجہ ہے۔ بلکہ اس نے صاف کہہ دیا کہ اس نے دوسروں کی تحریروں سے اسے لکھا ہے۔ اس نے یہ داستان ایک خاص شخص تھیوفیلس کو پیش کرنے کے لئے لکھی تھی۔"

۴ - یوحنا کی انجیل

پادری ایف سی کونی بیر لکھتا ہے۔

سنہ ۱۷۰ء اور سنہ ۱۸۰ء کے درمیان ایسٹرن چرچ کے

ایک گروہ نے اسے یہ کہتے ہوئے رد کر دیا کہ اسے کسی رسول کے قلم سے کوئی واسطہ نہیں۔ سنرنتھس ملحد کو اس کا اصل مصنّف قرار دیا۔

ایک عیسائی مورخ الیف گلیڈسٹون براؤن لکھتا ہے :-

"پہلی تین انجیلوں اور یوحنا کی روایات میں جو زبردست اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ انجیل گلیل کے کسی مچھیرے نے نہیں لکھی بلکہ اسکندریہ کے کسی فلاسفر کے ذہن کی پیداوار معلوم ہوتی ہے۔"

اس نظریہ کی تائید موجودہ زمانہ کے چرچ کے پادری الیف سی باور کیم۔ سکالٹن۔ ڈیوڈس۔ مارٹی تو وغیرہ بہت سے عیسائی عالم بھی کرتے ہیں۔ سب سے بڑھ کر انگریزوں کی مشہور عالم کتاب انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا کا فیصلہ سنیئے اور پھر سر کو دُھنیے۔ ہم نہیں کہتے کہ موجودہ انجیلیں الہامی نہیں عیسائیوں کے گروہ یہ اعلان کرتے ہیں۔

جلد ۳ صفحہ ۵۰۱ پیرا ۳-۴

"بائیبل کے عبرانی اور یونانی متن کے مطالعہ سے ان الہامی عقائد کی بنیادیں ہل گئیں جن پر بائیبل کی صداقت اور اس کے کلام الٰہی ہونے کا دارومدار تھا۔ صحیفوں کے باہمی اختلاف اور فرق پر اب پردہ نہیں ڈالا جا سکتا۔"

"یہ قابلِ غور ہے کہ چھاپے کی ایجاد تک نہ تو یونانی میں اور نہ

لاطینی کے متن میں مکمل یکسانیت موجود تھی جو ہم تک پہنچا ہے۔ اور اس میں ترمیم و تصحیح کرنے والوں نے کلیساؤں کے متعلق اصولوں کو منسوخ کر دیا

ایک اور نئی بائیبل

دنیا میں تین کروڑ انگریزی بولنے والوں کے لئے نئی بائبل مارچ ۱۹۷۰ء میں شائع ہو گئی

"۱۹۴۶ء سے برطانوی عیسائی عالم انجیلوں کو اصل یونانی اور عبرانی سے ترجمہ کر کے ایک ایسی بائیبل تیار کر رہے ہیں جو مروجہ انگریزی زبان اور محاورہ کے نزدیک ہو۔"

(پی ٹی آئی رورسروس لندن)

بائیبل کے کام موجودہ ایڈیشن اکثر انسانوں کی تصنیف ہیں۔ ۱۶۰۳ء تک بشپ بائیبل قائم رہی جب شاہ جیمز تخت نشین ہوا تو بشپ بائیبل کی صحت کا اعتبار نہ رہا۔ کیونکہ یہ جغرافیائی، تاریخی حقائق کے اغلاط سے بھری پڑی تھی۔ بادشاہ نے ۴۷ مسیحی عالموں کو "بشپ بائیبل" کی تصحیح پر مامور کیا۔ انہوں نے مکمل بائیبل کا ترجمہ کر کے ۱۶۱۱ء میں تصحیح شدہ بائیبل کو شائع کیا یہ بائیبل کا مستند ترجمہ کہلوایا۔ کہا جاتا ہے اس ترجمہ میں بھی بیس ہزار غلطیاں تھیں۔ یہ بائیبل ۲۵۹ سال تک جاری رہی۔ ۱۸۷۰ء میں ایک کمیٹی اس کی اغلاط کی تصحیح کے لئے مقرر کی گئی جس نے یہ کام ۱۸۸۴ء میں مکمل کیا

اور نظر ثانی کے بعد ایک نئی بائیبل شائع کردی۔

۱۹۰۱ء میں امریکہ والوں نے جدید بائیبل تیار کی۔ لیکن جب ۱۹۳۱ء میں زیادہ پرانے اور زیادہ مستند یونانی مخطوطات دریافت ہوئے تو پتہ چلا کہ مروجہ بائیبل میں بے شمار تضادات ہیں۔ اس پر نظر ثانی ہوئی۔ ۱۹۵۲ء میں ترمیم شدہ انجیل شائع کردی۔

پھر ۱۹۶۹ء میں چرچ ورلڈ کونسل نیویارک نے ایک ترمیم شدہ انجیل شائع کی ہے۔ اس پر بھولے بھالے پاکستانی عیسائیوں نے احتجاج کیا کہ ہائے انجیل کا غلط ترجمہ کردیا گیا اور بہت سی آیات حذف کردی گئی ہیں۔

آپ نے انجیل کی کہانی سن لی۔ یہ تمام واقعات قرآن کریم کی تائید کرتے ہیں۔ کہ اصل انجیل محرف و مسخ ہو کر ختم ہوگئی ہے۔ ہر مسلمان یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ پچھلی تمام آسمانی کتب از قسم توریت، زبور اور انجیل محرف میں تبدیل کی جاچکی ہیں۔ اصلی کتب ناپید ہوچکی ہیں۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ یہ کتابیں تحریف و تنسیخ سے پاک موجود ہیں۔ دھوکا دے رہے ہیں۔ غلط بیانی کرتے ہیں۔ خود حقیقت کو مسخ کرتے ہیں خود بھی اور دوسروں کو بھی گمراہ کررہے ہیں۔

یہ بات یاد رکھیئے کہ جب کوئی صاحب شریعت نبی آتا ہے۔ تو پچھلی سب شریعتیں ختم ہوجاتی ہیں۔ اور نئی شریعت کا نفاذ ہوتا ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو جو سب سے پہلی شریعت آئی تھی۔ وہی آج تک قائم رہتی

پھر اور انبیاءؑ اور ان کی شریعتوں کی ضرورت ہی کیا تھی اور اللہ تعالیٰ ایک نبی کو پیدا کر کے ابد تک اس کی شریعت کو جاری رکھتا۔ لیکن یہ خلاف واقعہ ہے کیونکہ ہزار ہا نبی تشریف لائے ان میں سے کچھ صاحبِ شریعت تھے۔ اور کچھ پہلی شریعتوں پر عامل رکھے گئے جیسا کہ حضرت مسیح علیہ السلام غیر تشریعی نبی تھے۔ انہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت پر ہی قائم رہنا پڑا۔

مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی بھی اور مسیح بھی مانتے ہیں۔ اس میں کوئی کلام نہیں ہے۔ خواہ مخواہ بحث چھیڑنا کہ مسلمان انہیں علیحدہ علیحدہ سمجھتے ہیں یہ کیا مہمل اور لغو ہے۔ ہاں یہودی شاید ایسا خیال کرتے ہوں غور سے سنیئے۔ حضرت عیسیٰؑ کو مسیحؑ بھی کہتے ہیں اور یسوعؑ بھی کہتے ہیں تمام مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نبی ہونے پر ایمان رکھتے ہیں اگر وہ ایسا نہ کریں تو مسلمان نہیں رہ سکتے۔

رسالہ الموسوم بہ "وہ نبی" کے شروع میں ایک پیش گوئی یوحنا کی انجیل سے درج کر کے بلا دلیل اشارہ کیا گیا ہے کہ مسلمان اسے اپنے نبیؐ کے حق میں پیش کرتے ہیں۔ مسلمان اس کو ہرگز اپنے اوپر چسپاں نہیں کرتے۔ انہوں نے کبھی اس کو پیش ہی نہیں کیا۔ بدیں وجہ کہ عیسائیوں اور یہودیوں کی کتب مقدسہ میں باوجود محرف ہونے کے ایک درجن صاف پیش گویاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں موجود ہیں۔ ملاحظہ کیجئے :-

۱- زبور باب ۱۸ سطور ۲۳ تا ۲۶

۲- استثنا باب ۱۸ سطر ۱۸

۳- استثنا ۳۳/۱-۳ (۴) یسعیاہ ۴۲/۱۱-۱۴

۵- ملاکی ۳/۱-۳ لوقا ۳/۱۶

(۶) یوحنا ۱۶/۱۱-۱۴ (۷) یوحنا ۱۵/۲۶ (۸) یوحنا ۱۶/۱۲-۱۳

(۹) برنباس ۱۷۶/۷ (۱۰) برنباس ۳-۱۶/۵-۱۱

۱۱- مکاشفات یوحنا عارف ۱۴/۱-۵

ان میں سے صرف چند کو تفصیلاً درج کیا جاتا ہے۔

۳- اور مردِ خدا موسیٰ نے دعائے خیر دے کر اپنی وفات سے پہلے بنی اسرائیل کو برکت دی۔ وہ یہ ہے۔

"خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر آشکارا ہوا۔ وہ کوہ فاران سے ان پر جلوہ گر ہوا اور دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آیا اس کے داہنے ہاتھ پر ان کے لئے آتشی شریعت تھی"

فاران عربی لفظ ہے اس کے معنی دو پناہ گزین ہیں۔ جو کہ ہاجرہؑ اور اسماعیلؑ تھے اور یہاں چھوڑے گئے تھے۔ اس لئے وہ جگہ پاران یا فاران کہلائی۔ جب یہاں آبادی ہوگئی اسے مکہ کہا گیا۔ بعد میں بیت الحرام نام پڑا۔ جیسا کہ یشوع باب ۱۳ سطر ۲ میں بیت ہارم آیا ہے۔ یہی بعد میں مکہ ہوا۔ اسی طرح سے عہد نامہ عتیق نے بیت الحرام کا جو مکہ میں ہے ٹھیک نشان واضح کیا۔

فتح مکہ کے دن حضرت پرنور محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دس ہزار اصحاب کے ساتھ بیت الحرام میں داخل ہوئے۔ یہ تمام اصحاب اللہ کے پیارے ولی تھے۔ اس لئے استثنا میں قدسی آیا ہے۔ اور انگریزی میں سینٹ آیا۔ مکہ میں داخلہ کے وقت یہ دس ہزار سر جھکائے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے اللہ اکبر کے نعرے لگاتے داخل ہوئے۔ کیا کوئی اور نبی اس کا مصداق ہوا؟ ہرگز نہیں۔

یوحنا کی موجودہ انجیل کے باب $\frac{15}{26}$ اور باب $\frac{16}{11\text{-}14}$ میں حضرت عیسیٰؑ نے بڑے جلال والے پیغمبر کی خبر دی ہے۔ جو ساری دنیا کا ابد تک سردار ہوگا۔ ان آیات میں جہاں "مددگار" کا لفظ آیا ہے۔ در اصل پرانی انجیلوں میں فارقلیط کا لفظ تھا۔ جسے انگریزی

میں Comforter کر دیا گیا ہے۔ اور اردو
میں مددگار لکھ دیا گیا ہے۔ اسے تحریف کہتے
ہیں۔ فارقلیط کے معنی احمد کے ہیں۔

یوحنا کے باب ۱۶ سطر ۱۲ - ۱۳ میں درج ہے
"لیکن جب وہ یعنی سچائی کی روح آئے گا۔
تو تم کو سچائی کی راہ دکھائے گا۔ وہ اپنی
طرف سے نہیں کہے گا۔ جو کچھ سنے گا وہی
کہے گا۔ اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا"

قرآن کریم کی سورہ نجم آیات ۱ تا ۵ میں تقریباً یہی
مضمون آیا ہے:-
"وہ اپنی خواہش نفسانی سے باتیں نہیں بناتے ہیں
ان کا ارشاد صرف وحی ہے۔ جو ان پر بھیجی
جاتی ہے"
حضرت عیسیٰ ابن مریم نے کہا۔ "میں تم کو اس
رسول کی جس کا نام احمد ہو گا۔ بشارت دیتا
ہوں" (الصفت آیت ۶)
موجودہ انجیل بھی حقیقت کو نہیں چھپا سکی
انجیل اور قرآن کی عبارات کا مقابلہ کیجئے۔ کس طرح

ایک دوسرے کے مطابق ہیں۔

یوحنا ۱۵/۲۶ میں آیا ہے کہ " وہ تیری گواہی دے گا "

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف حضرت عیسیٰ مسیح کی تصدیق کی بلکہ ان کی والدہ مریم صدیقہ کے خلاف یہودیوں کے تمام بہتانوں کی تردید کی۔

بتلایا جائے کیا کسی اور نبی نے ایسا کیا؟ تاریخ کا جواب نفی میں ہے۔ اس لئے کہ انجیلوں کی تمام بشارتیں جو آنے والے مددگار، بزرگ، شفیع یعنی فارقلیط کی خبر دیتی ہیں۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مخصوص ہیں۔

حضرت مسیح علیہ السلام کے ارشاد کو ان کے مشہور حواری حضرت برنباس کس طرح اپنی انجیل میں بیان فرماتے ہیں :-

" اور یہ (حضرت مسیح پہ الزامات) بدنامی اس وقت تک باقی رہے گی۔ جب محمد رسول اللہ آئے گا جو کہ آتے ہی اس فریب کو ان لوگوں پہ کھول دیگا۔ جو کہ اللہ کی شریعت پہ ایمان لائیں گے "

(برنباس ۱۷۶/۷)

"شاگردوں نے جواب میں کہا۔ اے معلّم! وہ آدمی کون ہوگا جو کہ دنیا میں عنقریب آئے گا؟"

یسوع نے خوشی سے جواب دیا:-

"بے شک وہ محمد رسول اللہ ہے اور جب وہ دنیا میں آئے گا وہ سفید ابر اللہ کی رحمت سے بھرا ہوا ہے اور یہی رحمت ہے کہ اللہ ایمان والوں پر اس کی پھوار پانی کی بوندوں کی طرح نثار کرے گا"

(برنباس ۱۶۳ / ۱۱-۵)

ملاحظہ کیا کہ کس طرح حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کے مشہور حواری برنباس نے آں حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تصدیق کر دی۔

ہم نے حقیقت کھول کر بیان کر دی ہے۔

محمدؐ کی یہ محفل ہے اب آئے جس کا جی چاہے

ہم نے خدا کا پیغام آپ تک پہنچا دیا ماننا نہ ماننا آپ کا کام ہے۔ خدا کے سامنے نہ ماننے پر آپ جوابدہ ہوں گے۔

خبردار!!

مسلمان حضرت عیسیٰ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام پر

پورا ایمان رکھتے ہیں۔ کہ وہ خدا کے پاک نبی اور رسول تھے۔ اسی طرح ان کا ایمان ہے کہ موجودہ تمام اناجیل اور دیگر مقدس کتب محرف ہیں۔ اصل کتب مقدس مدت ہوئی۔ ناپید ہو چکی ہیں۔ اس کے برخلاف چودہ سو سال ہوئے۔ قرآن اترا وہ بالکل اسی طرح قائم ہے۔ ایک لفظ کا اس میں فرق نہیں پڑا۔ جس طرح ازل سے اُترا۔ ابد تک اسی طرح رہے گا ؛

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغ

اسلامی مشن (سنت نگر) لاہور

سید سنز پرنٹرز اُردو بازار۔ لاہور